سلسلة مطوية بالأردو (168)

کیا پتہ کس دانے میں برکت ہے؟

لا تدرون في أي طعامكم البركة

اعداد

ندیم اختر سلفی

داعية هندي

بجمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بحوطة سدير

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات في حوطة سدير

تحت إشراف وزارة الشؤون الإسلامية والدعوة والإرشاد

کھانا اور پانی اللہ کی دو عظیم نعمتیں ہیں جن کے بغیر انسانی زندگی کی بقا ممکن نہیں، کھانا کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا، قرآن مجید کی دو سورتیں(الأنعام، النحل) میں کئی بار کھانے کا ذکر آیا ہے ، اگر اللہ کی ان نعمتوں کی حفاظت کی جائے، اس پر اللہ کا شکر ادا کیا جائے تو اللہ ان میں خوب برکت عطا کرتا ہے ، اور اگر ناشکری کی جائے ، کھانے برباد کئے جائیں تو اللہ ان نعمتوں کو چھین لیتا ہے۔

سورۃ النحل آیت نمبر(112) میں اللہ نے ان لوگوں کے حالات بیان فرمائے ہیں جو بڑے عیش و تنعم میں جی رہے تھے ، ان کے پاس رزق کی فراوانی تھی لیکن جب نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے ان کے حالات کو بدل دیا اور انہیں بھوک اور ڈر کے عذاب میں گرفتار کرلیا۔

سورہ سبا آیت نمبر (15 16، 17،) میں اللہ نے قوم سبا یعنی اہل یمن کے حالات بیان فرمائے ہیں جنہیں مال ودولت اور خوشحال زندگی سے اللہ نے خوب نوازا تھا اور کہا تھا کہ اپنے رب کی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرتے رہو، لیکن جب انہوں نے روگردانی کی، نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے سیلاب بھیج کر ساری خوشحالی اور فراوانی کو برباد کردیا اور یہ بتادیا کہ ناشکروں کو ایسی ہی سزا ملتی ہے۔

نبی کریم ﷺ نعمتوں کی بڑی قدر کیا کرتے تھے۔چنانچہ صحیح مسلم (ح:2034، ابو داؤد ح: 3845) میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ: (كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ، قَالَ: وَقَالَ: إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا، وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ، قَالَ: فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ)

(ترجمہ: رسول اللہ ﷺ جب کھانا کھا لیتے تو آپ ﷺ (آخر میں) اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو وہ اس سے گندگی کو جھاڑ کر اسے کھا لے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے''۔ اور آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم (کھانے کے) برتن کو اچھی طرح صاف کردیں۔آپ ﷺ نے فرمایا : '' تم نہیں جانتے کہ تمہارے کھانے کے کس حصے میں برکت ہے)۔

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی راستے میں ایک کھجور پر نظر پڑی تو فرمایا کہ : **(لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا)** (بخاری ح: 2431، مسلم ح: 1071) **(ترجمہ:** اگر اس کا ڈر نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہے تو میں خود اسے کھالیتا)۔

سنن ابن ماجہ (ح: 3353) میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ : **(دخلَ عليها رسولُ اللهِ فرَأى كِسرةً مُلقاةً، فأخذَها فمسَحَها، ثمَّ أكلَها، وقال: يا عائشةُ، أكرِمي كريمَكِ؛ فإنَّها ما نفَرَت عن قومٍ فعادت إليهم)** **(ترجمہ:** ایک دن رسول اللہ ﷺ گھر میں داخل ہوئے اور ایک روٹی کا ٹکڑا زمین پر پڑا ہوا دیکھا، آپ نے اسے اٹھالیا ، پوچھا پھر کھالیا اور فرمایا: " اے عائشہ! عزت والی چیز کو عزت دو کیونکہ اللہ تعالی کا رزق جب کسی قوم سے چلا گیا تو اس کی طرف لوٹ کر نہیں آتا)۔

نبی کریم ﷺ کے ان فرمودات کو دیکھتے ہوئے آج کے ہمارے کھانوں پر غور کریں جو ہمارے گھروں میں ، شادیوں میں ، پارٹیوں میں اور ہوٹلوں میں تیار کئے جاتے ہیں کس قدر بے دردی سے برباد کئے جارہے ہیں ، نعمتوں کی ناقدری میں عوام ہی نہیں خواص اور پڑھے لکھے لوگ بھی شامل ہیں ، بچا ہوا کھانا چاہے ہمارے پلیٹ میں ہو یا دسترخوان پر اسے کوڑے دان میں پھینک دیا جاتا ہے ، گوشت اور روٹی کے ٹکڑے ، دسترخوان پر گرے ہوئے چاول کے دانے اور ہوٹلوں کی میز پر پڑے ہوئے کھانے اگر جمع کرلئے جائیں تو نہ جانیں کتنے فاقہ زدوں کے لئے خوشی اور پیٹ بھرنے کا ذریعہ بن جائے، شاہوں اور امیروں کے دسترخوان تو چھوڑیں میڈل کلاس کے یہاں بھی کھانے بہت برباد کئے جاتے ہیں، جتنی محنت سے ان کے پاس پیسے آتے ہیں اتنی ہی بے دردی سے کھانے بھی برباد کرتے ہیں، اونچی ڈگری اور بڑے بڑے اسکالرز اور طالبانِ علومِ نبوت کے ذریعہ بھی کھانوں کی بربادی اپنی ان آنکھوں سے دیکھا ہے جب کہ کھانوں کی حفاظت تو انہیں سب سے زیادہ کرنا چاہئے، کھانوں کی قدر بتانے والے اور اس کی حفاظت کی ترغیب دینے والے ہی اگر برباد کریں گے تو عوام کا کیا حال ہوگا۔

نبی کریم ﷺ تو ترغیب دے رہے ہیں کہ اگر کوئی لقمہ گر جائے تو صاف کرکے اسے کھالیا جائے۔
نبی ﷺ تو یہ حکم دے رہے ہیں کہ برتن میں کھانے کو باقی نہ چھوڑا جائے، ہاتھ کی انگلیوں کو ٹیشو پیپر سے پوچھنے سے پہلے اسے چاٹ لیا جائے۔

نبی ﷺ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو زمین پر گرے روٹی کے ٹکڑے کی تکریم کا حکم دے رہے ہیں لیکن ہم نے نبی ﷺ کے فرامین کا ذرا بھی خیال نہیں رکھا، شادیوں اور پارٹیوں کے مواقع پر برتن میں بچے ہوئے کھانوں کو دیکھ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہماری قوم کو اکرام نعمت کا ذرا بھی احساس نہیں، دنیائے انسانیت کے حالات اورنعمت کی ناقدری کے نتیجے میں گزشتہ امتوں کا انجام جاننے کے باوجود یہ قوم نعمتوں کی ناقدری پر کمر بستہ ہے، گلف اور افریقہ کے بعض ممالک تو چھوڑیں خود بر صغیر میں نہ جانے کتنے گھر ہیں جو کھانے اور دانے دانے کے محتاج ہیں، ہم آئے دن ایسی تصویریں اور ویڈیوز دیکھتے رہتے ہیں پھر بھی نعمتوں کی ناقدری پر ہمارا دل نہیں کانپتا، لقمہ اٹھانے اور گرانے سے پہلے ہمارے ہاتھ نہیں لرزتے۔

اللہ تو ہم سے ذرہ ذرہ کا حساب لے گا، یہ بچا ہوا کھانا جو ہوٹلوں کی میز پر آپ چھوڑ کرجاتے ہیں ، یہ گوشت اور پلاؤ جو شادی کے موقع پر آپ کے برتن میں بچ جاتا ہے ، یہ دسترخوان پر آپ کا گرا ہوا چاول کا دانہ ، روٹی اور گوشت کا ٹکڑا کیا ان سب چیزوں کا آپ سے حساب نہیں لیا جائے گا؟ یہ تو ذرہ سے بہت اوپر ہے وہاں تو ذرہ کا بھی حساب ہوگا، دوسری قوموں کا ذکر کیوں کریں ہمیں تو اپنی قوم کی اس غفلت کا شکوہ ہے ، ہمیں تو ان پڑھے لکھے لوگوں سے بھی شکوہ ہے جو دوسروں کو کھانے کی حفاظت پر نصیحت کرتے رہتے ہیں اور خود ان کی پلیٹوں میں بچا ہوا کھانا دیکھا جاتا ہے ، یہ کوئی کہانی نہیں آنکھوں دیکھا حال ہے جنہیں بہت قریب سے میں نے مشاہدہ کیا ہے۔

صرف حمد وشکر سے نعمت کی عزت اور حفاظت نہیں ہوگی بلکہ جو کھانا آپ برباد کرتے ہیں اس کی حفاظت کریں ، اسے دسترخوان میں لپیٹ کر کوڑے دان میں پھینکنے سے پہلے نعمت کے چھن جانے کا خوف اپنے دل میں پیدا کریں، کوئی نہیں جانتا کہ کس دانے میں برکت ہے جو آپ کے پلیٹ اور برتن میں ہے اس میں یا جو آپ کے سامنے دسترخوان پر گرا ہوا ہے ؟ لیکن ہمیں شرم آتی ہے دسترخوان سے اٹھاکر کھانے میں۔ پلیٹ میں کھانا چھوڑنا، چائے کے کپ میں تھوڑی چائے چھوڑنا، پانی کے بوتل میں پانی چھوڑنا ہماری علامت بن چکی ہے اور ہم اسے تہذیب سمجھ بیٹھے ہیں، جو قوم دنیا کو تہذیب سکھانے آئی تھی آج اسی قوم کے دسترخوانوں سے اسلامی تہذیب کا جنازہ اٹھ رہا ہے۔

سدھر جایئے اور نعمتوں کی قدر کیجئے کہیں ایسا نہ ہوکہ ناقدری کے نتیجے میں ایک ایک لقمہ کے محتاج بن جائیں، اس دنیا نے نعمت کے ناقدروں کا تماشا بھی دیکھا ہے، اس دنیا نے نعمت کے ناقدروں کو بھوک اور پیاس سے تڑپتے ہوئے بھی دیکھا ہے، اس دنیا کے لئے اللہ کی یہی سنت ہے کہ جو نعمت کی حفاظت کرے گا، اس کی شکر گزاری کرے گا اللہ اس میں خوب برکت دے گا اور جو ناشکری اور ناقدری کرے گا اللہ اسے بھوک اور پیاس سے تڑپائے گا۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : (وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ) (سورة ابراهيم : 7) **(ترجمہ:** اور جب تمہارے پرودگار نے تمہیں آگاہ کردیا کہ اگر تم شکر گزاری کروگے تو بے شک میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کروگے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے)۔